مرثیہ

پردیس میں ہمیں کسے یتیموں پہ چھا ہے
مظلوموں پہ آفت کا فلک ٹوٹ پڑا ہے
بابا ہے نہ اماں ہے نہ اور نہ چچا ہے
ہے سامنے آنکھوں کے اجل سر پہ کھڑا ہے

مظلوموں کو غارت کیا ظالموں نے ہمارے
نیلے ہیں غضب سے ہمارے رخسار و کنارے
ہیں ہاتھ کمر پر ہے دھڑکتا ہے کلیجہ
کہتے ہیں کہ بابا نہیں افسوس ہمارے

قاتل ہیں یہ ہم کو ہے یقیں ہم ہیں یتیم
تلوار ہے سر پر ہے کمر میں ہے کمر خم
ہے زرد رخ ہے چشم پر نم ہے دل پر غم
لاشے ہیں ہمارے کہیں بابا کہیں اماں

کیا گلشن فردوس میں گھبراتی ہیں مسلم
آتے ہیں درِ خلد پہ پھر جاتی ہیں مسلم

اماں نہیں کس سے کہیں اس جور و ستم کو
جو پاتا ہے پردیس میں دکھ دیتا ہے ہم کو

اس غم سے گریبان نبی چاک ہوا ہے
ملبوس بدن آہ ہر اک جا سے پھٹا ہے

بانو ہاتھ میں تھامے ہوئے تلوار کھڑی ہے
جنت میں ادھر فاطمہ زہرا بھی کھڑی ہے
ہر خون کی بوند آنکھ سے جو گرتی ہے
حوروں سے یہ فرما کے سر اپنا ہے پٹکتی

اور روتی ہیں قید میں ہے ہے پکارتی
گھر کی ہے لٹی دنیا ہے ہمیں جبر لگاتا
ہر ایک جفا دیکھ کے ہے نظر آتا

بیٹا ہے یہ بیچارہ سے کہتا ہے کہ بابا
مرتے ہیں ہم اے بابا ہوں تمہیں بھیجو بابا
اب باپ ہمیں بھیجے جو ہے ہم نے سنا

لو جا کے خبر بھوکے پیاسوں کی ہمارے
اب گردنیں کٹتی ہیں نواسوں کی ہمارے

روئینگے نبی مرقد حیدر بھی ہلے گا
مارے گا جو ہمکو کوئی کیا اوسکو ملے گا

امت میں نبی کی ہے گنہگار نہ ہو تو
اس خون میں ناحق کے گرفتار نہ ہو تو

اے جو ذرا تم دیر فرو دست جاؤ
بن باپ کے بچوں کو ہے اماں کو بتاؤ
بیٹا ہے سے روکے ہوں تو اماں کو بتاؤ
بانو فاطمہ اب آتی ہے تم خوف بچاؤ

کہتے ہیں کہ بابا نہیں ہم خوف بچاؤ
کہتے ہیں کہ بابا نہیں ہم خوف بچاؤ
بابا بھی ہے بیچارہ سے کہتا ہے کہ بابا
کہتا ہے کہ بابا نہیں ہم خوف بچاؤ

بیتاب ہے مسلم اوسے سمجھاتی ہے زہرا
اب لاشوں پہ رونے کے لیے آتی ہے زہرا

یہ شاد ہے ہم مرتے ہیں پانی کی ہوس میں
انسان نہ ہو کسی انسان کے بس میں

جنت کے گہر جھولیاں بھر کر تجھے دیگی
خود روح تبول اس کے خریدار بنے گی

اطلاع ہر قسم کے مراثی قلمی و مطبوعہ سید عبد الحسین صاحب تاجر کتب لکھنؤ محلہ درگاہ سردار باغ سے طلب کریں

Marsiyaehusain
www.emarsiya.com

نظم

بیوہ کے نے کاٹ دیئے ہیں گلا تو
معصوم ہیں مظلوم ہیں بچوں سے نہ لو
زہرا کو ہے غم کوئی نہ زہرا کو ہے غم
بچے نہیں ورثا ہے کوئی نہ خدا ہے

تو مستعدِ قتل بیان ہوتا ہے ظالم
فردوس میں وان ختمِ رسل روتا ہے ظالم

نظم

در وازے پہ کھڑے ہیں ہم آئینگی اماں
اور تجھ سے پہ چھینگی وہ سر پہ جگہ اپنا
یوں خاک اڑا دی صاحب بیٹا کہ ہیں بس جا
زہرا کے کلیجے کو دو ان ہیں ابھی تلا

گو فاقہ پہ فاقہ ہو پہ حوصلہ نہ کرینگی
جو مانگے گا واللہ وہ اماں تجھے دینگی

نظم

ظالم نے کہا ہے تجھے زہرا کو ستانا
ہے آج سے تجھے حیدرِ صفدر کو رلانا
پہ دیکھیوں کا خون زمین پر ہے بہانا

مدت ہوئی تلوار نہیں خون سے بھری ہے
سادات کے سر کاٹنے کی آج خوشی ہے

نظم

گریبان نہ کھینچیں تو دیدے ہمیں لیجا
تلوار کے سائے میں ہمیں کر دو رہا
نقد یہ نے کہا ہے ہمیں کر دو رہا
علاوہ زرا دیکھ تو ہے ہم کو رہا

نہ پاس چچا اور نہ ماموں نہ پدر ہیں
ظالم نے بگڑ کہا ہم طالبِ زر ہیں

نظم

ہم ہوں گے تیرے پیچھے ہمیں کی تجھے اماں
ہمراہ ہو ہمیں کی ہو ہمیں کی تجھے اماں
ہم ہو ہمیں کی ہو ہمیں کی تجھے اماں
ہم ہو ہمیں کی ہو ہمیں کی تجھے اماں

لیو ہینگی بلائیں تیری اور گرد پھرینگی
اماں تجھے واللہ بہت شاد کرینگی

نظم

کوئی ظالم کے بلیں ہیں ہو گرفتار
یہ پانی کی ہے جان ہے وہ طالب نیار
یہ پانی کی ہے جان ہے وہ طالب نیار
باندھو ہوئی ہاتھوں کو یہ ہے شہ دلدار

بے بیج ہمیں اور نہ تیغ بٹھا تو
زہرا کے نواسوں کو غلام اپنا بنا تو

نظم

مظلوم لگے کہنے جو طالب ہو تو زر کا
لیجا تو ہمیں یہ ہمیں سب ہمارا
ہاں پاس ہماری کسی چیز ہے اور
یہ سوچتے ہیں کیا کیا ہوں کیا ہو جائے

تو نے یہاں جن کپڑوں کی پرزی یہ کیے ہیں
واللہ کہ یہ والدہ صاحب نے سیے ہیں

نظم

اگر تو ہے یہ ہے تو ہے ظالم کا
لے چل تو ہمیں ہے تو ہے ظالم کا
ہر ایک مجاور ہے تجھے زر دیو گا
ہو دیکھ کے ضد ہے بہت وقت ہے اللہ

ہمکو اوسی روضے پہ بٹھا دیجیو حارث
ہم پھول ہیں مرقد پہ چڑھا دیجیو حارث

نظم

ہو جائے گا غلام یہ جو دنیا میں بنا ہے
جیسے کے دوا سے تم سے ہے ہم کا پیار
سادات نبی فاطمہ سے ہے افگار
قاتل نے کہا تم یہ جو شکر کرتے ہو گفتار

آتا ہے ترس خلق کے حالات کے اوپر
پر رحم نہیں کرتا نہیں سادات کے اوپر

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

۲۱۹

[illegible]

حسرت سے نظر کرتے ہو کیا گھر کی طرف کو
بلواؤ مدد کے لیئے اب شاہ نجف کو

۲۲۰

[illegible]

نانا کو حمایت کے لیئے یاد کرو تم
اب شاہ نجف سے مری فریاد کرو تم

۲۲۱

[illegible]

شبیر بھی پیاسا ہی دم ذبح رہے گا
پانی نہ ذرا اکبر و اصغر کو ملے گا

۲۲۲

[illegible]

دیکھو میں گریبان کفن پھاڑ رہا ہوں
تم دونوں کی مقتل کی زمین جھاڑ رہا ہوں

۲۲۳

[illegible]

اس شہر میں مہمانوں پہ یہ رنج و ستم ہے
نانا ہمیں شبیر کا اسوقت الم ہے

۲۲۴

[illegible]

اے لاڈلو تم خلد میں تنہا نہ رہو گے
ماموں سے بھی دسوئیں کو محرم کی ملو گے

۲۲۵

[illegible]

پانی بھی دم ذبح نہ پلوائے گا کوئی
لاشوں پہ بھی روئے کو نہیں آئیگا کوئی

۲۲۶

[illegible]

ہاں قبر چھپی ہوئی ان ذرا سوئے کی زہرا
یہاں اپنے نواسوں کے لیئے روئیگی زہرا

۲۲۷

[illegible]

اب خلد سے کیا کام نہ وہاں پاؤں دھروں گی
چالیسواں مسلم کے یتیموں کا کروں گی

Marsiya-e-Marsiya
www.emarsiya.com

۲۸

قاتل نے تشنگی سے زبیر کی دہان
مسلم کے منہ پہ لال پہ تلوار رکھ دی
خش ہو گئی لب اصغر مختار کی جان
پھر بیچ میں لگتی ہوئی مسلم کی بھی آئی

جب تیغ جفا ملگئی فرزند کے سر سے
منہ پھیر لیا مسلم بیکس نے ادھر سے

۲۹

عامہ کو بیچ میں مخزون نے مارا
خالق نے کہا بس تو ہی وارث ہے ہمارا
اب بھی جو اکبر سے یہ بیٹا نہیں بیدار
نے نام و نشان ہوں تجھے بھی ہے گوارا

غلطاں ہو یہ خون میں دم اسکا نکل جائے
اکبر کی بلا آئی مرے بیٹے پہ ٹل جائے

۳۰

کرتا تھا دعا حق سے یہ وہ کا فدا
یہاں سا بنے بھائی کے لگا لوٹنے بھائی
معصوم سے کچھ اور نہ تھی بن آئی
گود میں پہ بھائی کی تھا سر لا کے رکھا

کھاتا تھا پچھاڑیں کبھی وہ روز زمین پر
گر خون بڑے بھائی کا ملتا تھا جبین پر

۳۱

ناگاہ چلا تیغ کا بھی حارث غدار
بھائی کو جدا بھائی سے کر لے گیا اکبار
مجبور ہوا مسلم بیکس کا وہ دلدار
چلا یا کہ بھائی میں جدا ہوتا ہوں ناچار

ہوتا ہے جدا سر مرا شمشیر جفا سے
تم مانگو دعا میرے لیے رب علا سے

۳۲

بیکس نہیں بیکس ہیں اضطراب کا بیدار
[illegible]
[illegible]
[illegible]

غلطاں ہو یہ خون میں دم اسکا نکل جائے
اکبر کی بلا آئی مرے بیٹے پہ ٹل جائے

حارث نے عجب ظلم کیا روئے زمین پر
ہے چار طرف شور و فغان عرش بریں پر

نوحہ

شبیر کے سردار کا آج ہے چالیسواں
غلدار کے غمخوار کا آج ہے چالیسواں

بیکس نہ کہیں مومنین مجلس ہو کہ ہم
بیکس نہ نا چار کا آج ہے چالیسواں
بیکس نہ نا چار کا آج ہے چالیسواں
اور صاحب اصغر کا بھی عون و محمد کا بھی
قاسم نوشاہ تھا شہ کے بھتیجے کا نام
اب اوسی غمخوار کا آج ہے چالیسواں
ساکن باغ نجف یوں کہیں مومن کے بعد
ذاکر شبیر کا آج ہے چالیسواں

تمام شد

MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com